اقبال شناسی کی روایت اور فنون

ڈاکٹر سلیم اختر

فن ہو یا ذوقِ فن ، ہمیشہ تشنۂ اظہار رہتا ہے اور "فنون" اس کے مرتبین کے ذوقِ فن کا اظہار ہے ۔ ہمارے ذوقِ فن کو اصرار ہے کہ فن کار اگر حسن کار نہیں ہے تو فن کار نہیں ہے ۔ پھر اگر فن کار اپنے ہاں کی فنی روایات سے کٹ کر فنی تخلیق کا دعوے کرتا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے ساتھ ہی ہم تجربے کی اہمیت کے قائل ہیں مگر ہر تجربے کا ایک سلیقہ ، ایک قرینہ ہوتا ہے اور اندھیرے میں تیر چلانے کو ہم تجربہ نہیں حماقت یا نرم سے نرم الفاظ میں "بچپنا" کہتے ہیں ۔ ہم تدریج کے مؤید ہیں اس لیے کہ علم و فن کی پوری تاریخ میں زقند کا کہیں وجود ہی نہیں اور ہم غالب کو ولی کا اور اقبال کو غالب کا وارث قرار دیتے ہیں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ولی اور اقبال کے درمیان غالب کا وجود نہ ہوتا تو اقبال اقبال نہ ہوتا ۔ داغ کے متعدد شاگردوں میں ایک شاگرد ہوتا ..... اگر ادبی رسالے کے اجراء کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہونی چاہیئے تو "فنون" کے اجراء کی وجہ یہی سمجھ لیجئے کہ ہم آزادئ اظہار ــــ شائستہ آزادئ اظہار ــــ کو علم و فن کی بقا اور ارتقاء کے لیے ضروری سمجھتے ہیں ۔

شائستہ آزادئ اظہار

یہ تھا وہ فنی نصب العین جس کا اپریل ۱۹۶۳ء کو "فنون" کے مرتبین (احمد ندیم قاسمی اور حبیب اشعر) نے "حرفِ اول" کی صورت میں اظہار کیا تھا ۔ اور آج ربع صدی گزر جانے کے بعد بھی ان سطروں کی صداقت "فنون" میں مطبوعہ مقالات کے جذباتی کے برعکس عقلی استدلال اور تخلیقات کے مزاج سے آشکارہ ہے حتیٰ کہ مطبوعہ مواد کے بارے میں شائع کیے گئے مراسلات سے

بھی ـــــ جس کا عنوان ہی "اختلافات" ہے۔

احمد ندیم قاسمی اردو دنیا کی محترم شخصیت ہیں۔ نصف صدی سے زاید پر محیط تخلیقی زندگی میں انھوں نے جملہ اصنافِ ادب میں عہد ساز تخلیقات سے اپنی اہمیت تسلیم کرائی۔ اس پر مستزاد ان کا ترقی پسندانہ تصورِ ادب اور روشن خیالی پر مبنی نظریۂ حیات، اس لیے یہ ناممکن تھا کہ وہ جس مجلہ کی ادارت کرتے اسے حریتِ فکر پر مبنی تصورِ ادب سے پھلنا پھولنا گوارا نہ رکھتے۔ چنانچہ انھوں نے نامساعد حالات کے باوجود "فنون" کو تخلیقات کے ذریعے سے زندگی میں ترقی پسندانہ رجحانات کے فروغ کا سلسلہ جاری رکھا۔

ادبی پرچہ مدیر کی تخلیقی، علمی یا عملی شخصیت کی توسیع ہوتا ہے۔ چنانچہ ماضی یا حال کے اہم جرائد مدیر کی شخصیت کا آئینہ نظر آتے ہیں اور فنون بھی اس کلیہ سے مستثنیٰ نہیں

دورِ احتساب اور نامساعد حالات کے باوجود بھی احمد ندیم قاسمی نے سینئر و جونیئر اور معروف غیر معروف اہلِ قلم کی معیاری تخلیقات سے "فنون" کی پیشانی پر تحریر سلوگن کے مطابق اسے "معیاری علم و فن کی تخلیقی رفتار کا پیمانہ" بنائے رکھا ـــــ اور یہ بہت بڑی بات ہے۔ بالخصوص اس دور میں جہاں غیر معیاری تحریر شائع نہ کرنے کے جرم قبیح میں عمر بھر دشمنی کے کانٹے ملتے ہیں، ایسے میں اگر احمد ندیم قاسمی یہ دعویٰ کرتے ہیں تو اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا:

"ہمارا مقصد فنون ہی کبھی نہیں رہا ہمارا مقصد تو پاکستانی شاعری، پاکستانی ادب، پاکستانی موسیقی، پاکستانی مصوری الغرض تمام پاکستانی فنون کو عام کرنا ہے"

(شمارہ ۱، اپریل مئی ۷۶ ۱۹ء)

ـــــ اور احمد ندیم قاسمی کے اس دعوے کی گواہی فنون کے ہزاروں صفحات سے مل جاتی ہے

بلاشبہ احمد ندیم قاسمی ترقی پسند ہیں مگر ایسے انتہا پسند ترقی پسند بھی نہیں جو عقائد میں بے لچک تصورات میں لکیر کی فقیر اور نظریات میں متشددانہ رویہ کا شکار ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ دوسرے کی بات سننے کو بھی تیار رہتے ہیں جس کا اندازہ "فنون" میں مطبوعہ بعض ایسی تحریروں سے بھی لگایا جا سکتا ہے جنھیں اختلافی نوٹ کے ساتھ شائع کیا گیا اور پھر ردِ عمل میں قارئین کی آرا اور ناقدین کے مضامین بھی شائع کیے گئے۔ احمد ندیم قاسمی نے (شمارہ ۱، اپریل مئی ۱۹۷۶ء) کے حرفِ اول میں اپنے موقف کو ان الفاظ میں بیان کیا تھا:

"اگرچہ "فنون" ادب کی ترقی پسند تحریک کی پیداوار ہے مگر اس کی ترقی پسندی آہنی کٹر

نہیں ہے کہ وہ نظریاتی بحث و تمحیص سے خطرے میں پڑ جائے۔ یہی وجہ ہے کہ "فنون" نے اہلِ ادب کو ہمیشہ ایک ایسا فورم مہیا کیا ہے جہاں اگر داخلہ بند ہے تو صرف مبہم، بے معنی اور "اینٹی ادب" لکھنے والے ادیبوں کا داخلہ بند ہے۔"

احمد ندیم قاسمی کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ طبعاً میانہ روی کے قائل ہیں اس سے عدل پسندی پر مبنی اُن کی اعتدال پسندی بالعموم 'تو برمن بلا شدی' والی صورتِ حال پیدا کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے بعض سابق احباب اب انھیں ترقی پسند تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان کی نظروں میں قاسمی صاحب کا سب سے بڑا جرم وطن سے محبت ہے۔ ادھر قاسمی صاحب ترقی پسندی کو وطن دشمنی کے مترادف نہیں گردانتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تخلیقی شخصیت میں ترقی پسندی اور وطن دوستی کی "مساوات" کا خوب صورت امتزاج ملتا ہے۔ انھوں نے ہمیشہ خود کو پہلے پاکستانی جانا اور پھر کچھ اور...... اسی لیے "فنون" کے مندرجات کے ذریعے سے ارضِ وطن سے محبت کے ساتھ ساتھ پاکستان کا تخلیقی ورثہ بھی اجاگر کرنے کی کوشش کی۔ یہ امر بھی معنی خیز ہے کہ "فنون" کے پہلے شمارے کا پہلا مقالہ "خدا" تھا جسے سید ابوالخیر مودودی نے قلم بند کیا تھا۔ "فنون" میں مذہب، اسلامی مابعدالطبیعیات، فنونِ لطیفہ، لوک ورثہ، عربی فارسی زبانوں اور دیگر اسلامی ملکوں کی تخلیقات کے تراجم، ارضِ وطن کی محبت اور اپنی تہذیب و ثقافت کے متنوع پہلوؤں کو روشنی میں لانے والے مقالات اور تخلیقات کو بطورِ خاص شائع کیا جاتا رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ پاکستان اور پاکستانیات کو اجاگر کرنے کے لیے "احوالِ وطن" کی صورت میں خصوصی گوشہ وقف کیا جاتا ہے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگوں کے حوالے سے جو ادب معرضِ وجود میں آیا اس کی بعض اہم ترین تخلیقات "فنون" ہی میں طبع ہوئی تھیں۔ الغرض احمد ندیم قاسمی نے "فنون" کو پاکستان، پاکستانیات، پاکستانی ادب، اور پاکستانی تخلیق کاروں کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ اگر یہ جرم ہے کہ تو پھر مدیرِ "فنون" ان الفاظ میں اعترافِ جرم کرتے ہیں:

> "فنون" نے پاکستانی ادب کو واضح خدوخال مہیا کرنے کے لیے بھی بڑی استقامت سے جدوجہد کی ہے۔ ہمارے دل میں ہندوستان کے اردو ادیبوں کی بڑی عزت ہے اگر ہمیں ان کی کوئی ایسی نئی تخلیق مل جائے جس کا مجموعی تاثر پاکستانیت کے خلاف نہ جاتا ہو تو اسے فخر کے ساتھ "فنون" میں درج کریں گے مگر ہم ہندوستانی دوستوں کی کسی ایسی تحریر کو اشاعت کی اجازت نہیں دے سکتے جو محبت کے پردے

میں ہمارے اس وجود کو بے معنی قرار دے رہی ہو جو تاریخ کی حقیقت اور ہماری جدوجہد کی معراج ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم نے پاکستانی ادیبوں اور شاعروں کو "فنون" کے صفحات میں اس جذبے کے ساتھ جگہ دی ہے کہ اردو ادب کی حیثیت اپنی جگہ، مگر ایک چیز پاکستانی ادب نام کی بھی ہوتی ہے اور پاکستانی ادب بنیادی طور پر سرزمین پاکستان اور اہلِ پاکستان سے انسپریشن حاصل کرتا ہے۔ ادب اپنے اثر اور اپیل کے لحاظ سے یقیناً بے حدود ہوتا ہے مگر ہر ادب کی ایک پہچان ہوتی ہے اور اس سرزمین میں تخلیق ہونے والے ادب کی پہچان یہ ہونی چاہیئے کہ وہ اصلاً پاکستانی ہو"

(حرفِ اوّل: شمارہ ۱، اپریل مئی ۱۹۶۳ء)

جہاں تک علامہ اقبال کی تخلیقی شخصیت کی تفہیم، ان کے فکر و فن کے فروغ اور اقبالیات سے وابستہ فکر انگیز تخلیقات کا تعلق ہے تو اس ضمن میں بھی "فنون" قیمتی اثاثہ کا مخزن نظر آتا ہے، یہی نہیں بلکہ ایسے شمارے بھی ملیں گے جن میں اقبالیات کے لیے خصوصی گوشے مقرر کیے گئے مثلاً جولائی اگست ۱۹۶۶ء، اپریل مئی ۱۹۷۳ء، جون جولائی ۱۹۷۴ء اور اگست ستمبر ۱۹۸۳ء کے شمارے ان کے علاوہ سالِ اقبال میں مرتب کیا گیا "اقبال نمبر" (دسمبر ۱۹۷۷ء) جداگانہ خوشبو کا حامل ہے "فنون" کی اشاعت کو ایک سال ہوا تھا کہ شمارہ ۵ (اپریل مئی ۱۹۶۴ء) میں علامہ اقبال پر سب سے پہلے دو مقالات شائع کیے گئے تھے ـــــ پروفیسر طاہر فاروقی کا "اقبال اپنے خطوط کے آئینے میں" اور محمد یوسف خان کا "اقبال اور ہماری نشاۃِ ثانیہ کی تہذیبی روایت" اس پرچہ سے لے کر تازہ ترین "فنون" (نومبر دسمبر ۱۹۸۹ء) تک جس میں شریف کنجاہی کا مقالہ "گلشنِ راز (قدیم و جدید) پر ایک نظر" شامل ہے ـــــ ان تئیس برسوں میں اقبالیات کے فروغ کے لیے "فنون" کی گرانبار خدمات کا اعتراف ہر سطح پر کیا جا چکا ہے

مدیر "فنون" نے پہلے اداریہ میں جس "شائستہ آزادیٔ اظہار" پر زور دیا تھا، دیگر امور کے ساتھ ساتھ اس کا عملی مظاہرہ اقبالیات کے ضمن میں بھی نظر آتا ہے۔ علامہ اقبال کے حوالے سے "فنون" میں دو زبردست بحثیں چھڑیں۔ پہلی علی عباس جلال پوری کی کتاب "اقبال کا علم الکلام" کے باعث تھی۔ اس پر پہلا مقالہ محمد کاظم نے "اقبال کا علم الکلام ـــــ ایک جائزہ" (شمارہ: جنوری فروری ۱۹۷۳ء) قلم بند کیا۔ ان کے بعد بشیر احمد ڈار نے "اقبال کا علم الکلام ـــ ایک تجزیہ" کی صورت میں ایک سلسلۂ مضامین شروع کیا جس کا جواب اسی شمارہ میں علی عباس

اقبال شناسی

جلال پوری نے "تنقیحات و تصریحات" کے عنوان سے اپنے مضمون میں دیا۔ بحث کا آغاز شمارہ جولائی اگست ۱۹۷۳ء سے ہوا اور یہ ۵ اقساط پر مشتمل تھی۔ ملک کے مقتدر اقبال شناسوں نے اس بحث میں دلچسپی ظاہر کی۔ دوسری بحث ممتاز احمد کے مقالے "اقبال کا اصل کارنامہ" (شمارہ ۸ مئی جون ۱۹۶۷ء) سے چھڑی۔ اس میں ابو شہاب رفیع اللہ، ریاض صدیقی (شمارہ ۹) حنفی الدین صدیقی، وارث میر اور شمیم احمد (شمارہ ۱۰) نے حصہ لیا۔

غیر جذباتی استدلال علمی مباحث کو اساس ہونا چاہیئے اور "فنون" ہمیشہ سے اس کا داعی رہا ہے۔ اس امر کے باوجود کہ مدیر "فنون" کی وجہ سے احمد ندیم قاسمی کو کئی "دوست" گنوانے پڑے۔

احمد ندیم قاسمی نے "فنون" میں مطبوعہ مقالات/تخلیقات کی مانند اقبالیات کے ضمن میں بھی بہ پوست بر تازہ نگاہی کو ترجیح دی اور سطحیت کی بجائے فکری گہرائی پر زور دیا۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ اقبال کی شخصیت اور فکر و نظر کے بارے میں بعض اہم مقالات "فنون" ہی میں طبع ہوئے جس کا اندازہ "کتابیات" سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس "کتابیات" سے جہاں اقبال شناسی کی روایت میں "فنون" کی عطا کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے وہاں یہ علامہ اقبال پر کام کرنے والے ناقدین اور محققین کے لیے بھی باعثِ افادہ ہے۔

"کتابیات"

آغا سہیل	"اقبال اور جمالیات"۔ از نصیر احمد ناصر (تبصرہ) شمارہ ۷، دسمبر ۱۹۶۶ء
ابوبکر صدیقی	"علامہ اقبال کا معاشی تصور" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
ابوشہاب رفیع اللہ	"اقبال کا اصل کارنامہ" شمارہ ۱، نومبر دسمبر ۱۹۶۷ء
احمد اسلام امجد	"راوی" (گورنمنٹ کالج لاہور) سالنامہ اور اقبال نمبر (تبصرہ) شمارہ ۴۔ فروری ۱۹۷۰ء
	"نئے پرانے (۲) علامہ اقبال"۔ اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
	"اقبال اور تصورِ انقلاب"۔ شمارہ ۳-۴، اگست ستمبر ۱۹۷۲ء
	"شعریاتِ اقبال" از تبسم کاشمیری (تبصرہ) نمبر ۱۹۸۱ء (ڈمی)
احمد ندیم قاسمی	"پورا اقبال" (اداریہ) اقبال نمبر شمارہ ۷، دسمبر ۱۹۷۷ء
	"اقبال کی شخصیت اور شاعری" از پروفیسر حمید احمد خان (تبصرہ) شمارہ ۵-۶، اپریل مئی ۱۹۷۵ء
	"اقبال اور بعض دوسرے شاعر" از خواجہ منظور حسین۔ (تبصرہ) شمارہ ۱۰، اکتوبر نومبر ۱۹۷۸ء
احمد نواز ملک	"ملتِ بیضا پر ایک عمرانی نظر" کا انگریزی متن" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
اختر جمال	"اقبال اور بھوپال"۔ شمارہ ۱، ۲۔ مئی جون ۱۹۷۰ء
ارشد میر	"نقش نذر محمد بی۔ اے۔ اقبال کے ایک قریبی دوست" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
اقبال، علامہ / محمد عبداللہ قریشی	"لسان العصر" اکبر کے کلام میں ہیگل کا رنگ" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
اقبال، علامہ / ابوبکر صدیقی	"افغانستانِ جدید" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
اقبال، علامہ	تحریر کا عکس۔ شمارہ ۵-۶۔ جولائی اگست ۱۹۶۶ء
انور محمود خالد	"شکوہ کا فکری اور فنی تجزیہ" شمارہ ۹، اگست ۱۹۷۸

اقبال شناسی

بشیر احمد ڈار	"اقبال اور وحدت الوجود" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
	۱۔ "اقبال کا علم الکلام — ایک تجزیہ" شمارہ ۳ ۔ ۲ جولائی اگست ۱۹۷۳ء ——— ۲۔ شمارہ ۵ ۔ ۴ ستمبر اکتوبر ۱۹۷۳ء ——— ۳۔ شمارہ ۳ ۔ ۲ جنوری فروری ۱۹۷۴ء ——— ۴۔ شمارہ ۲ ۔ ۱ جون جولائی ۱۹۷۴ء ——— ۵۔ شمارہ ۱ دسمبر ۱۹۷۴ء
ٹائمز لندن/ادارہ فنون	"جاوید نامہ" از علامہ اقبال ترجمہ از اے جے آربری۔ شمارہ ۸، مئی جون ۱۹۶۷ء
جمیلہ شاہین	"عورت —— اقبال کی کمزوری"۔ شمارہ ۵ ۔ ۶ جولائی اگست ۱۹۶۶ء
حسن مثنیٰ ندوی	"اقبال اور شاہ سلیمان پھلواری" شمارہ ۱۹ اگست ستمبر ۱۹۸۳ء
خالد احمد	"بین السطور: یزداں بکمند آور" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
ریاض صدیقی	"اقبال سب کے لیے" از ڈاکٹر فرمان فتحپوری (تبصرہ) شمارہ ۱۶، جون جولائی ۱۹۸۱ء
	"اقبال کی انقلابیت" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
	"اقبال کا اصل کارنامہ" شمارہ ۱، نومبر دسمبر ۱۹۶۷ء
سلیم احمد	"اقبال، اقبالیات اور ہم" شمارہ ۴، اگست ستمبر ۱۹۷۶ء
سلیم اختر، ڈاکٹر	"کیا اقبال نرگسی تھے؟" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
سعید احمد اکبر آبادی	"مکاتیب اقبال بنام گرامی" مرتب محمد عبداللہ قریشی (تبصرہ) شمارہ ۱، نومبر ۱۹۷۰ء
سعید اختر درانی، ڈاکٹر	"اقبال کے استاد مشفق سر طامس آرنلڈ" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
شریف کنجاہی	"گلشن راز (قدیم وجدید) پر ایک نظر" شمارہ ۲۶ نومبر دسمبر ۱۹۸۷ء
	"بانگ درا کی ابتدائی نظمیں" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
	"روح مکاتیب اقبال" از محمد عبداللہ قریشی (تبصرہ) شمارہ ۱۱۔

مارچ اپریل ۱۹۷۹ء

شمیم احمد — "اقبال کا اصل کارنامہ" شمارہ ۱۰ جنوری فروری ۱۹۶۸ء

صابری تبریزی، پروفیسر مظفر علی سید — "آج کی دنیا سے اقبال کا ارتباط" شمارہ ۱۷ فروری مارچ ۱۹۸۳ء

صدیق جاوید — "اقبال اور تنقیدی مفروضے" شمارہ ۱۱ مارچ اپریل ۱۹۷۹ء

صفی الدین صدیقی — "اقبال کا اصل کارنامہ" شمارہ ۱۰ جنوری فروری ۱۹۶۸ء

طاہر فاروقی، پروفیسر — "اقبال اپنے خطوط کے آئینے میں" شمارہ ۵ اپریل مئی ۱۹۶۴ء

"اقبال کا تصورِ مردِ مومن" شمارہ ۵-۶ جولائی اگست ۱۹۶۶ء

ظفر منصور — "اقبال دیاں لمیاں نظاں" از خلیل آتش (تبصرہ) شمارہ ۱۰ اکتوبر نومبر ۱۹۷۸ء

عاصی کرنالی — "اقبال اور نئے انسان کی تلاش" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء

عبدالحمید یزدانی، ڈاکٹر، خواجہ — "اقبال ممدوحِ عالم (ایک جائزہ)" شمارہ ۱۳ جنوری فروری ۱۹۸۰ء

"جہاتِ اقبال کی گمشدہ کڑیاں" از محمد عبداللہ قریشی (تبصرہ) شمارہ ۱۹ اگست ستمبر ۱۹۸۳ء

عبداللہ، ڈاکٹر سید — "ہائیڈگر کا آتھینٹک مرد اور اقبال کا مردِ مومن" شمارہ ۱۹ اگست ستمبر ۱۹۸۳ء

"اقبال اور آہنگِ عرب" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء

"کیا اقبال وجودی تھے؟" شمارہ ۵-۶ جولائی اگست ۱۹۶۶ء

"کچھ تمثیل کے بارے میں (بحوالہ فکر اقبال) شمارہ ۹، اگست ۱۹۷۸ء

عطاء الحق قاسمی — "مجھ کو بھی شرمسار کر" (طنزیہ) اقبال نمبر ۱۹۷۷ء)

علی عباس جلالپوری، سید — "تنقیحات و تصریحات"
۱۔ شمارہ ۳-۴ جولائی اگست ۱۹۷۳ء —— ۲۔ شمارہ ۵-۶ ستمبر اکتوبر ۱۹۷۳ء —— ۳۔ شمارہ ۳-۴ جنوری فروری ۱۹۷۴ء —— ۴۔ شمارہ ۲-۱ جون جولائی ۱۹۷۴ء —— ۵ شمارہ

دسمبر ۱۹۷۴ء

فتح محمد ملک — "مسجدِ قرطبہ - ایک سلسلۂ خیال کے تعاقب میں" شمارہ ۱۷
فروری مارچ ۱۹۸۲ء
"اقبال کی غزل" جدید غزل نمبر - شمارہ ۱۴، ۱۳ جنوری ۱۹۶۹ء
"اقبال اور بھوپال" از صہبا لکھنوی (تبصرہ) شمارہ ۵-۴
ستمبر اکتوبر ۱۹۷۳ء
"اقبال اور ہماری ادبی تشکیلِ نو" شمارہ ۲۲ مئی جون ۱۹۸۵ء

کریم بخش خالد / رحمت فرخ آبادی — "سندھ میں اقبال کی مقبولیت" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء

کلب علی خاں فائق — "کچھ علامہ اقبال کی ولادت اور حالات کے بارے میں" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء

کنیز فاطمہ یوسف، ڈاکٹر — "اقبال کے انگریزی خطبات" شمارہ ۱۱ ستمبر اکتوبر ۱۹۷۰ء

محمد ارشاد — "شریعت سخن کا مجدد الف ثانی" شمارہ ۱۶ جون جولائی ۱۹۸۱ء

محمد ریاض، ڈاکٹر — "کلامِ اقبال کی چند اردو تراکیب" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء

محمد شمس الدین صدیقی، ڈاکٹر — "اقبال کی روحانی مادیت" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء

محمد صدیق — "علامہ اقبال اور سردار امراؤ سنگھ شیرگل مجیٹھیا" شمارہ ۱۲
ستمبر اکتوبر ۱۹۷۹ء

محمد عبداللہ قریشی — "اقبال کے چند غیر مدون اور غیر مطبوعہ خطوط" اقبال نمبر ۷۷
"داغ اور امیر اقبال کی نظر میں" شمارہ ۶،۵ اپریل مئی ۱۹۷۴ء
"عزیز لکھنوی۔ اقبال کی نظر میں" شمارہ ۱، ۲ جون جولائی ۱۹۷۴ء
"مکاتیبِ اقبال" شمارہ ۵، ۶ اپریل مئی ۱۹۷۳ء
"فکرِ اقبال کا تعارف" ترجمہ از ڈاکٹر سلیم اختر

محمد عثمان، پروفیسر — "اقبال کا محاسبہ۔ ایک مکالمہ" شمارہ ۱۶ جون جولائی
۱۹۸۱ء (شرکاء: مولانا عبدالودود، سلیم انور سلیم، سید تقی عظیم
آبادی)
"علم اور روحانی واردات" (علامہ اقبال کے پہلے انگریزی

	خطبہ کا مطالعہ) شمارہ ۱، دسمبر ۱۹۷۳ء
	"علامہ اقبال کا تیسرا خطبہ" شمارہ ۱، ۲ جون جولائی ۱۹۷۴ء
محمد علی صدیقی	"غالب اور اقبال —— ایک تقابلی مطالعہ" شمارہ ۳، ۴ اگست ستمبر ۱۹۷۲ء
محمد کاظم	"اقبال کا علم الکلام —— ایک جائزہ" شمارہ ۲، ۳ جنوری فروری ۱۹۷۳ء
محمد محیط طباطبائی / استاد ڈاکٹر محمد ریاض	"ترجمانِ حقیقت فارسی شاعر، علامہ محمد اقبال" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
محمد یوسف خان	"اقبال اور ہماری نشاۃ الثانیہ کی تہذیبی روایت" شمارہ ۵ اپریل مئی ۱۹۶۴ء
مختار احمد	"اقبال کا اصل کارنامہ" شمارہ ۸ مئی جون ۱۹۶۷ء (شمارہ ۱ نومبر دسمبر ۱۹۶۷ء میں اس مقالہ کے جواب میں ابو شہاب رفیع اللہ اور ریاض صدیقی کے مضامین چھپے) (شمارہ ۱۰ جنوری فروری ۱۹۶۸ء میں صفی الدین صدیقی، وارث میر اور شمیم احمد کے مضامین چھپے)
میرزا ادیب	"راوی" (گورنمنٹ کالج لاہور) صد سالہ اقبال نمبر (تبصرہ) شمارہ ۵-۶ اپریل مئی ۱۹۷۵ء
نسیم نیشو فوز	"اقبال اور جدید نفسیات" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
وارث میر	"اقبال کا اصل کارنامہ" شمارہ ۱۰ جنوری فروری ۱۹۶۸ء
وحید قریشی، ڈاکٹر	"روزگارِ فقیر" از فقیر وحید الدین (تبصرہ) شمارہ ۲، اکتوبر ۱۹۶۵ء
ذکا عظیم، سید	"عشرتِ پرویز اور غمِ فرہاد" شمارہ ۵-۶ جولائی اگست ۱۹۶۶ء
ہربرٹ ریڈ / ڈاکٹر سلیم اختر	"عظمتِ اقبال" اقبال نمبر ۱۹۷۷ء
یوسف حسن	"خطبۂ اقبال کے چند پہلو" شمارہ ۱ جولائی ۱۹۶۹ء
؟	"اقبال کے چند نایاب خطوط بنام مولانا گرامی و بیگم گرامی" مئی ۱۹۷۱ء (دہلی)